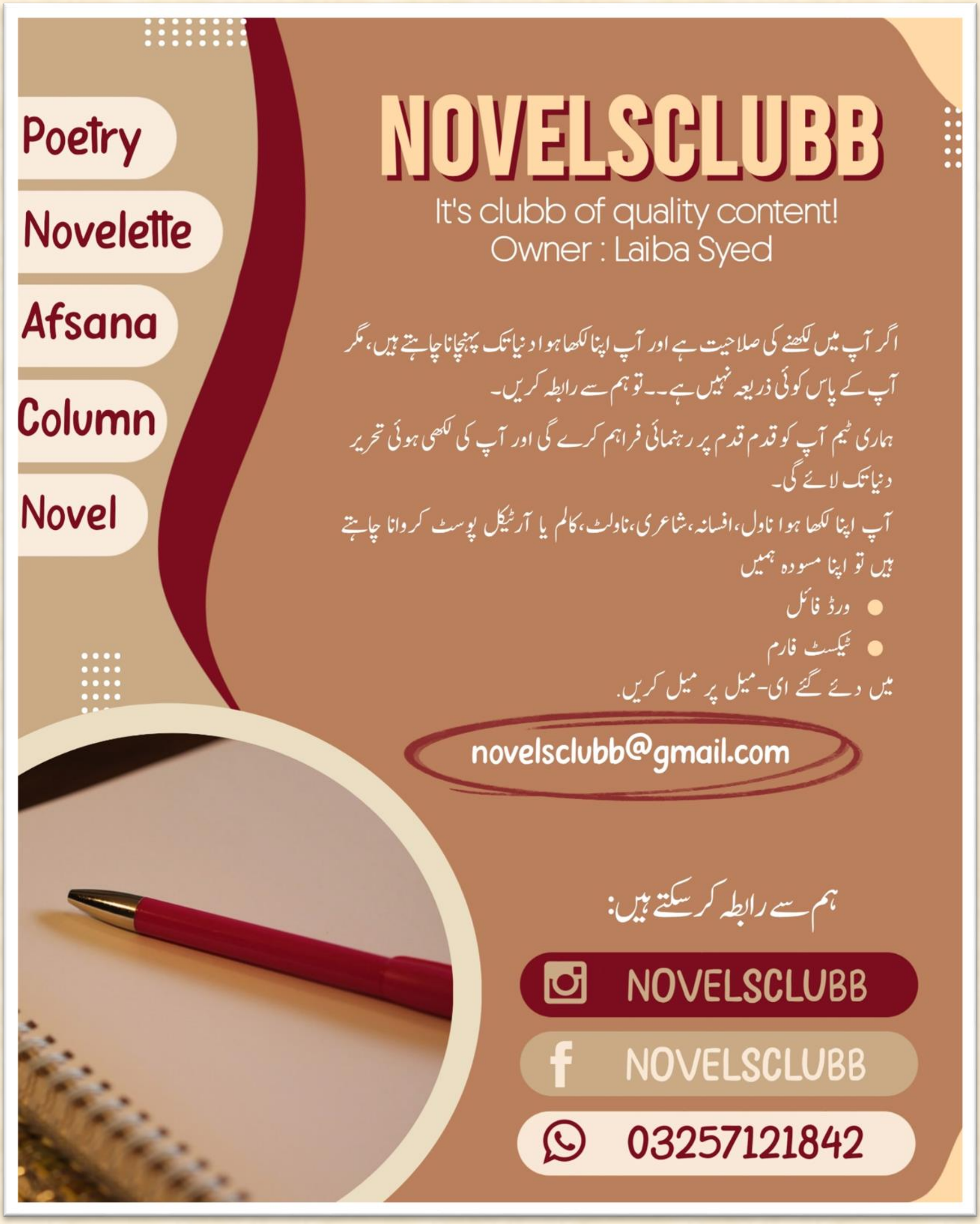
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

داغ و نظر

از قلم

نور جہاں

Clubb of Quality Content!

داغ و نظر

از قلم نور جہاں

قسط نمبر چار

نور کی پھوپھو اور اُن کا خاندان جانے کے بعد، نور اپنے کمرے میں چلی گئی۔

وہ خاموشی سے بستر پر لیٹ گئی، اور زوہیب کے کہے گئے الفاظ بار بار اُس کے ذہن میں گونجنے لگے۔

اُن الفاظ نے اُس کے دل کو ایک عجیب سا سکون عطا کیا تھا۔

کراچی کی اگلی شام دھوپ سے بھرپور تھی۔ فضا میں نمی گھلی ہوئی تھی، اور موسم میں ایک عجیب سی گرمی اور بوجھل پن محسوس ہو رہا تھا۔

عائشہ عمران ـــــ کامران کی والدہ اور ایشا ـــــ کامران کی بہن خریداری کے لیے باہر گئی ہوئی تھیں۔ چند چیزیں خریدنے کے بعد، اُن کی نظر ایک نئی بوتیک پر پڑی، جہاں وہ پہلے کبھی نہیں گئی تھیں۔

تجسس کے باعث وہ اندر داخل ہو گئیں اور خوبصورت ڈیزائن والے تھری پیس ان اسٹچڈ سوٹس دیکھنے لگیں کہ اچانک پیچھے سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"عائشہ!؟"

عائشہ بیگم نے چونک کر پیچھے مڑ کر دیکھا اور سامنے اپنی اسکول اور کالج کے زمانے کی بہترین دوست، بشریٰ کو پا کر حیران رہ گئیں۔

اُن کے چہرے پر فوراً ایک روشن مسکراہٹ پھیل گئی، اور دونوں ایک دوسرے سے لپٹ گئیں، ایک گرم جوش، دیرینہ دوستی سے بھرا ہوا گلے لگانا۔

عائشہ بیگم نے آنکھوں سے بہتے آنسو پونچھے۔ برسوں بعد کسی اپنے کو دیکھنے کا احساس اُن کے دل کو چھو گیا تھا۔

پھر انہوں نے ایشا کا تعارف کروایا۔

''یہ میری بیٹی ہے ایشا۔''

ایشا نے ادب سے سلام کیا۔

''السلام علیکم، آنٹی۔''

''وعلیکم السلام۔ماشاءاللہ، کتنی پیاری ہے!'' بشریٰ نے محبت سے کہا۔

''شکریہ،'' ایشا نے شرماتے ہوئے جواب دیا،اُس کے گال ہلکے سے سرخ ہو گئے۔

عائشہ بیگم نے بشریٰ سے اُن کی شادی اور بچوں کے بارے میں پوچھا۔

''میری صرف ایک ہی بیٹی ہے،'' بشریٰ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

پھر بشریٰ نے نرمی سے سوال کیا،

''عمران بھائی کیسے ہیں؟ وہ آرمی میں تھے...اب تو ریٹائر ہو گئے ہوں گے نا؟''

عائشہ بیگم کی مسکراہٹ ایک لمحے کو مدھم پڑ گئی، مگر وہ خود کو سنبھالے رہیں۔

''آہ...وہ جلدی ہم سے بچھڑ گئے۔اُنہیں شہادت نصیب ہوئی۔''

بشریٰ کا چہرہ اُداس ہو گیا۔

Clubb of Quality Content

"اوہ اللہ... مجھے بہت افسوس ہے۔ مجھے علم نہیں تھا۔ میں اُس وقت آپ کے ساتھ نہیں تھی، مجھے واقعی بہت افسوس ہے۔"

عائشہ بیگم نے درد کے باوجود ایک نرم مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"کوئی بات نہیں۔ انہیں عزت کے ساتھ شہادت ملی۔ یہ سب سے بڑی نعمت ہے۔"

پھر انہوں نے بات بدل دی۔

"ویسے، آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟"

بشریٰ نے فخر سے مسکرا کر جواب دیا،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ میری بوتیک ہے۔ میرے شوہر ریحان اور میں نے مل کر اس کا خواب دیکھا تھا۔ یہ ہماری نئی برانچ ہے جو ہر میں بھی ایک ہے۔"

"ماشاءاللہ، بشریٰ، مجھے تم پر بہت فخر ہے،" عائشہ نے خلوص سے کہا۔

تینوں خواتین بیٹھ گئیں۔ بشریٰ نے ایک ورکر کو جوس اور اسنیکس لانے کو کہا۔ وہ اور عائشہ پرانے دنوں کی باتیں کرنے لگیں، دھیمی ہنسی اور یادوں کے سہارے۔

ایشا اپنی ماں کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

اس نے اپنے والد کی وفات کے بعد کبھی اپنی ماں کو اتنا کھل کر مسکراتے نہیں دیکھا تھا۔

اُن کے والدین کا رشتہ بے حد خوبصورت تھا۔اُس کی ماں اکثر بتاتی تھی کہ کیسے اُس کے والد گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے، اُسے باہر لے جاتے، اُسے ہنساتے وہ اُس کے بہترین دوست تھے۔

ایشا کو اندازہ ہوا کہ اُس کی ماں نے اکیلے کتنی تکلیف برداشت کی ہے۔

جانے سے پہلے، عائشہ اور بشریٰ نے نمبر ایکسچینج کیے اور دوبارہ ملنے کا وعدہ کیا۔

کراچی میں کہیں اور

نور سیڑھیاں اتر رہی تھی تاکہ کچن میں اپنی ماں کی مدد کر سکے۔اُس نے سادہ سا سیاہ چکن کاری کا کرتا، ٹراؤزر، حجاب اور نقاب پہنا ہوا تھا۔

وہ ذرا سی لڑکھڑائی مگر ریلنگ پکڑ لی۔

وقاص، جو اوپر آرہا تھا، اُسے دیکھ کر ایک گھٹیا سی مسکراہٹ کے ساتھ رکا۔

"کیا ہو گیا؟ کچھ پی وی تو نہیں پی رکھی؟ جو سیدھا چلا نہیں جا رہا، پردہ بی بی؟"

نور رک گئی اور اُس کی طرف پلٹ کر دیکھا۔ اُس کی آنکھوں میں آگ بھڑک اُٹھی۔

"آپ کے جیسے کام نہیں ہیں۔ میرے بارے میں بولنے سے پہلے اپنے الفاظ پر غور کیا کریں۔"

وقاص نے پھر وہی گھٹیا انداز اپنایا۔

"اچھا؟ پھر سپلائی کرتی ہو گی۔"

نور ذرا بھی نہیں گھبرائی۔ اُس کی آواز پُرسکون، تیز اور کاٹ دار تھی۔

"آپ میری سپلائی چھوڑیں، اور اپنی سیلی کی فکر کریں جو بی اے میں آئی ہے۔"

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلی گئی، اور وقاص ساکت کھڑا رہ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اس کی زبان بھی بند کرنی پڑے گی،" اُس نے زیرِ لب کہا، اُس کا ذہن پہلے ہی شیطانی منصوبے بُن رہا تھا۔

زویار نے سفید ڈریس شرٹ اور سرمئی پینٹس پہنتے ہوئے خود کو آئینے میں دیکھا۔ اُس کا کوٹ گاڑی میں رکھا تھا؛ آج اُس کی صرف ایک ہی کلاس تھی پریزنٹیشن والی۔ بعد میں اُسے آفس بھی جانا تھا، جہاں اُس کے والد نے اُس کے لیے ایک اور پریزنٹیشن رکھوائی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یونیورسٹی کے راہداری میں دوستوں کے ساتھ چلتے ہوئے، وہ ہنسی مذاق کا مرکز بنا ہوا تھا۔

"سچ بتا رہا ہوں،" زویار ہنستے ہوئے بولا،

"میری شرٹ پر ایک بھی داغ آ گیا نا، تو تم سب کو ایسا داغ لگاؤں گا کہ برائٹ بھی صاف نہ کر سکے!"

سب زور سے ہنس پڑے۔

راہداری طلبہ سے بھری ہوئی تھی کوئی کلاسز کی طرف جارہا تھا، کوئی ڈیپارٹمنٹ، کوئی کیفے ٹیریا کی جانب۔

اچانک، کسی چیز کا چھینٹا اُس کی بالکل نئی سفید شرٹ پر پڑا۔

وہ چونک اُٹھا۔

لیکن دل ہی دل میں وہ جان چکا تھا یہ کون ہو سکتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُس نے نظریں اُٹھائیں۔

وہی ہلکی بھوری آنکھیں اُس کی طرف دیکھ رہی تھیں حیرت سے پھیلی ہوئی۔اس بار اُس نے فوراً اپنی دوست کی طرف مڑ کر گھورا۔

"زینب! تمہاری وجہ سے میرا پرفیکٹ ٹینگ گر گیا!" وہ جھنجھلا کر بولی۔

اُسے ہجوم میں پیچھے سے دھکا لگا تھا۔

زویار ہلکا سا مسکرایا اور نرمی سے بولا،

"سوری... میری وجہ سے آپ کا پرفیکٹ ٹیٹنگ گر گیا۔"

اُ

سے معذرت کرنے میں کوئی عار نہیں تھی۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ معذرت کرے۔

میں اُس کے لیے کچھ بھی معاف کر سکتا ہوں، اُس نے سوچا۔

یہ احساس اُسے خود الجھا رہا تھا۔

وہ آگے بڑھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسی دوران، نور اور زینب ساتھ چل رہی تھیں۔ نور اپنی اسٹینلی بند کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ زینب کو پیچھے سے دھکا لگا۔ وہ لڑکھڑائی اور نور سے ٹکرا گئی، اور جوس اُس سفید شرٹ پر گر گیا۔

نہیں... پھر سے وہی؟

وہی تھا نور نے اندر ہی اندر ایک آہ بھری۔

کیا ہر بار قصور میرا ہی ہوتا ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

چھ مہینے گزر گئے

یونیورسٹی کی روٹین چلتی رہی۔ عائشہ بیگم اور بشریٰ بیگم وقت کے ساتھ مزید قریب آ گئیں۔

عائشہ اپنے بیٹوں —— کامران اور احسن —— کے بارے میں بات کرتی تھیں، جبکہ بشریٰ اپنی بیٹی زینب کا ذکر کرتیں۔

عائشہ بیگم نے زینب کو چند بار دیکھا تھا، اور وہ دل سے اُسے پسند کرنے لگی تھیں۔ وہ اُسے کامران کے لیے سوچ رہی تھیں مگر ابھی انتظار میں تھیں۔

وہ چاہتی تھیں کہ کامران اپنی ڈگری مکمل کرے، اچھی نوکری حاصل کرے، اور پھر پورے اعتماد کے ساتھ رشتہ بھیجا جائے۔ اس سے پہلے وہ ایک سادہ سی بات پکی کرنا چاہتی تھیں اور سب سے پہلے، اپنے بیٹے کی رضا جاننا ضروری سمجھتی تھیں۔

Clubb of Quality Content

ان مہینوں میں، زویار بھی بدلنے لگا تھا۔

اُسے وہ ہلکی بھوری آنکھوں والی لڑکی زیادہ نظر آنے لگی تھی۔ ایک دن اُس نے اُسے کیفے میں دیکھا، اور بے اختیار متاثر ہو گیا۔

اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیوں۔

ہلکی بھوری آنکھیں تو عام تھیں ہر تیسرے شخص کی ہوتی ہیں۔

مگر اُس کی آنکھیں مختلف تھیں۔

اُن میں راز تھے۔

کہانیاں تھیں۔

وہ خاموشی میں بھی بہت کچھ کہہ جاتی تھیں۔

اُسے نہیں معلوم تھا کہ یہ احساس کیا ہے یا وہ کیا چاہتا ہے۔

مگر جتنا بھی وہ خود کو روکتا، اُس کے خیالات اُس کے گرد ہی گھومتے رہتے۔

دوسری طرف، نور کو گھر میں وہی طعنے، وہی الزامات سہنے پڑتے رہے۔

زینب نے محسوس کیا کہ نور مزید خاموش ہو گئی ہے۔ وہ پہلے بھی کم گو تھی مگر اب ایسا لگتا تھا

جیسے وہ بولنا ہی بھول گئی ہو۔

اُس کی آنکھوں کے کنارے اکثر سرخ رہتے، جیسے وہ چپکے چپکے روتی ہو۔

زینب نے کئی بار پوچھنے کی کوشش کی۔

"بتاؤ نا، نور۔ مجھے سب بتاؤ۔"

مگر نور کے ہونٹ بند ہی رہے۔

"سب ٹھیک ہے۔"

لیکن زینب جانتی تھی

کچھ بہت غلط تھا۔

اُس رات، کھانے کے بعد، عائشہ بیگم نے کامران سے کہا کہ وہ اُن کے کمرے میں آ جائے۔

اُن کے دل میں ایک بات تھی جو وہ اُس سے کرنا چاہتی تھیں۔

کچھ ہی دیر میں کامران اُن کے کمرے میں داخل ہوا۔

عائشہ بیگم نے نرمی سے مسکراتے ہوئے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"کامران،" وہ دھیمے لہجے میں بولیں، "میں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتی ہوں۔"

کامران پوری توجہ سے اُن کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"میں نے تمہارے لیے ایک لڑکی دیکھی ہے،" وہ بولیں۔

"وہ میری اُس دوست کی بیٹی ہے جس کے بارے میں میں نے تمہیں بتایا تھا جس سے میری ملاقات شاپنگ کے دوران ہوئی تھی۔ میں اُس کی بیٹی سے چند بار مل چکی ہوں۔ وہ بہت اچھی، سلیقہ مند اور خوش اخلاق ہے۔ میں اُسے تمہارے لیے سوچ رہی تھی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ لمحہ بھر کو رُکیں، کامران کے چہرے کے تاثرات غور سے دیکھتے ہوئے۔

"لیکن میں پہلے تم سے پوچھنا چاہتی ہوں،" اُنہوں نے نرمی سے کہا۔

"کیا تم یہ چاہتے ہو... یا تمہارے دل میں کوئی اور ہے؟ اگر ہے تو مجھے بالکل اعتراض نہیں ہو گا۔"

کامران نے فوراً سر ہلایا۔

''نہیں، امی۔ میرے ذہن میں کوئی نہیں ہے،'' اُس نے سچائی سے جواب دیا۔

پھر کچھ جھجکتے ہوئے بولا،

''لیکن... کیا یہ ذرا جلدی نہیں ہے؟ میں ابھی کما نہیں رہا، اور میری ڈگری مکمل ہونے میں بھی چند مہینے باقی ہیں۔''

عائشہ بیگم نے تسلی بخش مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

''اوہ، مجھے سب معلوم ہے۔

میں ابھی صرف بات پکی کی بات کر رہی ہوں۔ شادی بعد میں ہو گی جب تم اپنی ڈگری مکمل کر لو، اچھی نوکری مل جائے، اور تم خود کمانے لگو۔''

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کامران کچھ دیر سوچتا رہا، پھر آہستہ سے سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے، امی۔ جیسا آپ چاہیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔''

عائشہ بیگم نے اُسے غور سے دیکھا۔

''پکا؟'' انہوں نے پوچھا۔

''میں تم پر کوئی دباؤ نہیں ڈال رہی۔ اچھی طرح سوچ لو اور پھر بتانا، ٹھیک ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور اگر جواب ہاں ہے، تو یاد رکھنا شادی دونوں طرف سے محنت مانگتی ہے۔''

وہ شفقت سے مسکرائیں۔

''ٹھیک ہے؟''

''جی، امی،'' کامران نے یقین سے کہا۔

وہ ایک لمحے کو جھجکیں، پھر پوچھا،

''کیا تم اُس کی تصویر نہیں دیکھنا چاہتے؟''

کامران مسکرا دیا۔

''نہیں، امی۔ آپ نے اُسے میرے لیے چُنا ہے اس کا مطلب ہے وہ اچھی ہی ہو گی۔

اور اگر وہ میرے نصیب میں لکھی ہے، تو وہ بغیر تصویر دیکھے بھی میرے پاس آ جائے گی۔''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عائشہ بیگم کی آنکھوں میں فخر اور محبت اُتر آئی۔

کامران اُٹھا، ایک بار پھر مسکرایا، اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا

خاموش خیالوں میں گُم۔

ایک ہفتہ بعد

ایک ہفتے کی سوچ بچار اور استخارے کے بعد، آخر کار کامران کے دل میں سکون اُتر آیا۔

پُر سکون ذہن اور مطمئن دل کے ساتھ، اُس نے رشتے کے لیے ہاں کہہ دی۔

عائشہ بیگم نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا اور فوراً بشریٰ بیگم کو فون کیا۔ خیریت دریافت کرنے کے بعد، انہوں نے نرمی سے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ کامران کے لیے زینب کا ہاتھ مانگنا چاہتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آرام سے سوچ لیجیے گا،" عائشہ بیگم نے شفقت سے کہا۔

"پہلے زینب سے پوچھ لیجیے۔ میں کسی چیز میں جلدی نہیں چاہتی۔ اگر وہ چاہے تو میں کامران کی تصویر بھی بھیج سکتی ہوں۔"

بشریٰ نے پوری توجہ سے بات سنی۔ اُن کے دل کو پہلے ہی اس معاملے میں خیر محسوس ہو رہی تھی۔

فون بند کرنے کے بعد، انہوں نے اپنے شوہر ریحان سے بات کی۔ جب دونوں ایک رائے ہو گئے، تو بشریٰ نے زینب سے بات کی۔

زینب خاموشی سے سنتی رہی۔

اُس نے تصویر دیکھنے کی فرمائش نہیں کی۔

"اگر میرے والدین نے اُسے میرے لیے چُنا ہے،" اُس نے سکون سے کہا،

"تو وہ یقیناً اچھے ہی ہوں گے۔ اسی لیے تو انہوں نے چُنا ہے۔"

پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولی،

"چہرے اور خوبصورتی وقت کے ساتھ ماند پڑ جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جو باقی رہتا ہے، وہ عزت، بھروسا اور ایک دوسرے کا سہارا ہوتا ہے۔"

اور پورے یقین کے ساتھ

اُس نے ہاں کہہ دی۔

اگلے دن یونیورسٹی میں زینب نے یونیورسٹی میں نور سے ملاقات کی اور خوشی خبر سنائی۔

"اگلے جمعے میری بات پکی ہے!"

نور ایک لمحے کو ساکت رہ گئی پھر مسکرا دی۔

ایک سچی مسکراہٹ۔

ایسی مسکراہٹ جو زینب نے مہینوں بعد اُس کے چہرے پر دیکھی تھی۔

نور نے اُسے زور سے گلے لگا لیا۔

"میں تمہارے لیے بہت خوش ہوں!" اُس نے خلوص سے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اللہ تمہارے نصیب بہت، بہت اچھے کرے — آمین۔"

زینب مسکرا دی، اُس کا دل خوشی سے بھر گیا۔

دونوں لڑکیاں ساتھ بیٹھ کر بات پکی کے کپڑوں، رنگوں اور چھوٹی چھوٹی تفصیلات پر باتیں کرنے لگیں۔ زینب نے پہلے ہی نور کو مدعو کر لیا تھا، اور نور نے وعدہ کیا کہ وہ ہر حال میں آئے گی۔

اُس لمحے، نور کچھ ہلکی سی محسوس ہوئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دوسری جانب

کامران نے یہ خبر زویار کو دی۔

زویار کے چہرے پر فوراً ایک بڑی سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ اُس نے کامران کو گلے لگا لیا۔

"بہت خوشی ہوئی، کامران۔ مبارک ہو!"

کامران بھی مسکرا دیا

پُر سکون، مطمئن، اور آنے والے کل کے لیے خاموش اُمید کے ساتھ۔

جیسے ہی نور گھر پہنچی، اُس نے ہمت جمع کی اور اپنی امی کو زینب کی بات پکی کے بارے میں بتایا،

اور اجازت مانگی کہ وہ وہاں جا سکے۔

اُس کی ماں نے ایک گہری سانس لی۔ اُن کے چہرے پر صاف ناگواری جھلک رہی تھی مگر چند

لمحوں بعد، انہوں نے اجازت دے دی۔

نور نے خاموشی سے سر ہلایا۔

وہ شکر گزار تھی...

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حالانکہ وہ اپنے سینے میں وہی مانوس بوجھ اُترتا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

اُگلے جمعہ کی شام مسٹر ریحان اور مسز بشریٰ ریحان کا گھر جگمگا رہا تھا۔

داخلی دروازے، بالکونیوں اور باغ میں فیری لائٹس آویزاں تھیں، جورات کے آسمان کے پس منظر میں نرمی سے جھلملا رہی تھیں۔ پورے گھر میں ایک گرم، خوش آمدیدی اور جشن کا سا احساس پھیلا ہوا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ڈرائنگ روم کے اندر سجاوٹ نفیس بھی تھی اور روایتی بھی۔ مدھم روشنیاں پورے کمرے کو منور کر رہی تھیں، اور مرکزی دیوار پر سنہری اٹالک لائٹس میں لکھا ہوا تھا:

"بات پکی"

صرف قریبی رشتہ دار اور چند خاص دوست ہی موجود تھے، جس سے محفل نہایت سادہ، پُرخلوص اور بامعنی محسوس ہو رہی تھی۔

ڈرائنگ روم نہایت خوبصورتی سے ترتیب دیا گیا تھا۔

آنٹیاں پہلے ہی قالینوں پر بیٹھی ہوئی تھیں، ڈھولک جمالی گئی تھی، اور پنجابی ٹپّوں کی آوازیں کمرے میں گونج رہی تھیں، جو تالیوں کے ساتھ مل کر فضا کو قہقہوں اور خوشیوں سے بھر رہی تھیں۔

قریب ہی ایک لمبی میز رکھی ہوئی تھی، جس پر ٹوکریاں سجی تھیں

تازہ گجرے کی ٹوکریاں،

مہندی کی ٹوکریاں،

رنگ برنگی مٹھائیوں کی ٹوکریاں،

Clubb of Quality Content

اور دلہا والوں کی طرف سے لائی گئی ایک نہایت سلیقے سے سجائی گئی ٹوکری، جو خاص طور پر زینب کے لیے محبت سے تیار کی گئی تھی۔

باہر پکنے والے کھانوں خوشبو خاص طور پر باربی کیو کی دھوئیں بھری مہک ہوا میں گھلتی ہوئی گھر کے اندر آرہی تھی، جو نرم عطروں اور پھولوں کی مٹھاس کے ساتھ مل کر ایک دل موہ لینے والا احساس پیدا کررہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مرد حضرات باغ میں جمع تھے، جبکہ خواتین ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھیں، اُن کی باتوں اور ہنسی کی گونج ایک خوشگوار شور میں بدل چکی تھی۔

زینب کمرے کے عین درمیان رکھے صوفے پر خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔

اُس کے پیچھے دیوار پر نرم پردے آویزاں تھے، اور اُن کے بالکل اوپر سنہری بات پکی کی روشنیاں دھیرے دھیرے جھلملا رہی تھیں۔

اُس نے سادہ مگر بے حد خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا۔

وہ ہلکے سیج گرین رنگ کا روایتی جوڑا پہنے ہوئے تھی، جس کے کناروں پر نہایت نفاست سے ہلکی سنہری کڑھائی کی گئی تھی۔ کپڑا نرمی سے بہتا ہوا اُس کی شخصیت کو شوخ پن کے بجائے ایک پُر سکون اور باوقار حسن عطا کر رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اُس کی آستینیں لمبی اور باوقار تھیں، جو اُس سادگی سے ہم آہنگ تھیں جو وہ فطری طور پر اپنے اندر رکھتی تھی۔

ہم رنگ حجاب اُس کے سر کو خوبصورتی سے ڈھانپے ہوئے تھا، جو سلیقے سے اُس کے کندھوں پر پڑا ہوا تھا سادہ، نفیس اور باوقار۔

اُس کے ہاتھ اُس کی گود میں رکھے تھے، جن پر تازہ مہندی کے باریک اور پیچیدہ نقش بنے ہوئے تھے، گہرا رنگ اُس کی جلد پر خوبصورت انداز میں نمایاں تھا۔

اُس کے چہرے پر سکون تھا۔

نہ گھبراہٹ نہ بے قابو خوشی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بس ایک خاموش اطمینان۔

ایسا سکون جو والدین کے فیصلے پر بھروسے اور اللہ کے منصوبے پر کامل یقین سے جنم لیتا ہے۔

دوسری جانب، کامران مردوں کی محفل میں بیٹھا ہوا تھا۔

اُس کے دل میں ہلکی سی گھبراہٹ موجود تھی۔

وہ گہرے نیلے رنگ کا ڈنر سوٹ پہنے ہوئے تھا، جس کے ساتھ سفید ڈریس شرٹ تھی۔ اُس کے بال سلیقے سے جمے ہوئے تھے، اور اُس کی شخصیت میں ایک خاموش سی وجاہت تھی —— پُرسکون، باوقار اور بااعتماد جم میں بنی ہوئی جسامت رسمی لباس کے نیچے بھی نمایاں تھی۔

مگر جیسے ہی اُس کی نظر زویار پر پڑی، جو اپنے قریبی دوست کے ساتھ بے تکلفی سے بات کر رہا تھا، اُس کے دل پر ایک عجیب سا سکون اُتر آیا۔

زویار آگے بڑھا اور مسکرا کر بولا،

"ریلیکس کرو،

تم کوئی جنگ لڑنے نہیں جا رہے۔"

کامران ہلکے سے ہنسا، اُس کے کندھے ڈھیلے پڑ گئے۔ دونوں کچھ دیر بات کرتے رہے۔ زویار کی موجودگی اُس کے دل کی بے چینی کو تھام رہی تھی، سینے میں اُترے اضطراب کو آہستہ آہستہ کم کر رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

نور بہت دیر سے پہنچی بہت ہی زیادہ دیر سے۔

شام کے سات بج چکے تھے، مگر شکر تھا کہ ابھی انگوٹھیاں نہیں پہنائی گئی تھیں۔

زینب چار بجے سے اُسے مسلسل فون کر رہی تھی، اُس کی بے چینی فون کے اُس پار بھی صاف محسوس ہو رہی تھی۔

نور فون پر بات کرتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

"ہاں ہاں، زینب، میں پہنچ گئی ہوں،" اُس نے گھبراہٹ میں سرگوشی کی۔

"اندر آؤں گی تو دیکھ لینا اُف، میری ہیلز!"

"اب ہیلز کو کیا ہو گیا؟" زینب نے دوسری طرف سے پوچھا۔

"اُف، فون بند کرو بھائی،" نور نے زیرِ لب بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"آ رہی ہوں اندر۔ غائب نہیں ہو جاؤں گی۔"

اُس نے فون نیچے رکھا اور ہیل کی پٹی درست کرنے کے لیے ہلکا سا پاؤں اُٹھایا، نظریں اب بھی نیچے ہی تھیں۔

نور نے سادہ مگر بے حد خوبصورت لباس پہنا ہوا تھا۔

ایک لمبا سیاہ کرتا، جو وقار کے ساتھ ٹخنوں تک آ رہا تھا، جس پر سنہری کڑھائی نہایت نفاست سے بکھری ہوئی تھی۔ کناروں پر باریک سنہری کام تھا، جو بغیر کسی اضافے کے لباس کو دلکش بنا رہا تھا۔

اُس کے نیچے ہم رنگ فلیئرڈ پلازو تھا، جو کرتے کے ساتھ مکمل ہم آہنگی میں تھا۔

آستینیں مکمل تھیں، جن کے کف پر نفیس سنہری کام کیا گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سنہری شیفون کا حجاب اُس کے سر کو ڈھانپے ہوئے تھا، جو نرمی سے اُس کے کندھوں پر گرا ہوا تھا، جبکہ ہم رنگ نقاب اُس کے چہرے کو چھپائے ہوئے تھا صرف اُس کی پُراثر آنکھیں نمایاں تھیں۔

لباس میں سادگی تھی،

مگر ایسی خاموش نزاکت، جو بغیر توجہ مانگے اپنی موجودگی منوا لیتی ہے۔

ابھی ہیل درست کرتے ہوئے نور نے سیدھا رخ کیا ہی تھا کہ

اچانک

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اُس کے سامنے سفید شلوار قمیض میں ملبوس ایک شخص کھڑا تھا۔

ایک ہاتھ میں جوس کا گلاس، دوسرے میں موبائل فون، جسے وہ لاپرواہی سے اسکرول کر رہا تھا۔

ٹکرانے سے بچنے کے لیے اُس نے فوراً پیچھے قدم رکھا

مگر جوس کے گلاس نے ساتھ نہ دیا۔

وہ ہاتھ سے پھسلا۔

اور جوس سیدھا اُس کی سفید شلوار قمیض پر جا گرا۔

نور ساکت رہ گئی۔

اُس کا دل ایک لمحے کو اچھل سا گیا۔

اُس نے آہستہ آہستہ نظریں اُٹھائیں۔

"او.... اوپس —" وہ گھبرا کر بولی، پھر فوراً خود کو درست کیا،

"میرا مطلب... سوری، میں —"

اُس کی آواز مدھم پڑ گئی۔

زویار باغ کے دوسرے حصے کی طرف جا رہا تھا تاکہ اپنی والدہ کی کال سن سکے، جو اس وقت گھر کے اندر موجود تھیں۔

چونکہ کامران کے والد عمران اور زویار کے والد سکندر پرانے دوست تھے اور وقت کے ساتھ ساتھ دونوں خاندانوں کی خواتین بھی ایک دوسرے کے قریب آگئی تھیں اسی لیے دونوں خاندان بات پکی کی تقریب میں شریک تھے۔

اُس کا فون دوبارہ وائبریٹ ہوا۔

"زویار بیٹا،" اُس کی والدہ نے فون پر قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا،

"میں لفافہ گاڑی میں ہی بھول گئی ہوں جس میں میں نے سلامی کے پیسے رکھے تھے۔ تم ذرا گاڑی سے جا کر لے آؤ۔ میں قُرت کو باہر بھیج رہی ہوں، وہ ڈرائنگ روم کے باہر تم سے لے لے گی۔"

"اچھا، ٹھیک ہے،" زویار نے پُرسکون لہجے میں جواب دیا۔

"میں لے آتا ہوں۔"

اُس نے کال ختم کی اور مین ڈور کی طرف بڑھ گیا۔

Clubb of Quality Content

چلتے ہوئے وہ موبائل پر چند ان ریڈ پیغامات دیکھ رہا تھا، اور لاپرواہی سے وہ جوس پی رہا تھا جو اُس نے قریب رکھی میز سے اٹھایا تھا۔

اُس کی نظریں جھکی ہوئی تھیں

یہاں تک کہ اُس نے اپنے سامنے ایک جوڑا ہیلز دیکھا۔ بے اختیار وہ پیچھے ہٹا، اس خیال سے کہ سامنے کھڑی نسوانی شخصیت سے نہ ٹکرا جائے، نہ اُسے چھوئے۔

مگر قسمت نے کچھ اور ہی لکھ رکھا تھا۔

گلاس ذرا سا جھکا۔

اور جوس بہہ گیا

بالکل اُس کی سفید قمیض کے اگلے حصے پر۔

زویار ایک لمحے کو ساکت ہو گیا۔

ناگواری اُس کے چہرے پر جھلکی جب اُس نے سر اُٹھایا، آنکھوں میں واضح کوفت تھی

مگر پھر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اُس کی سبز سُنہری آنکھیں اُن آنکھوں سے جاملیں۔ہلکی بھوری۔

پُراثر۔

حیرت،ندامت اور فوراً معذرت کے احساس سے بھری ہوئی۔

اور بس

اُس کی ساری ناگواری تحلیل ہو گئی۔

بالکل ختم۔

اُس کی جگہ کچھ اور نے لے لی۔

پسندیدگی۔

ایک عجیب سی نرمی۔

ایک ایسا لگاؤ، جس کا نام وہ خود بھی نہیں جانتا تھا اور نہ ہی سمجھ پارہا تھا۔

وہ داغ کو بھول گیا۔

اُس جھنجھلاہٹ کو بھول گیا۔

سب کچھ بھول گیا۔

وہ کھو گیا تھا۔

ایسی آنکھوں میں کھو گیا تھا جن میں حد سے زیادہ کچھ تھا——

درد، گہرائی، اور خاموش کہانیاں۔

نور نے تیز سانس لی۔

''میں واقعی''

''مجھے معاف کیجیے،'' زویار نے اُس کے مکمل کرنے سے پہلے ہی کہہ دیا۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ معذرت کرے۔

اگرچہ غلطی اُسی کی تھی

تب بھی وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ سوری کہے۔

کبھی نہیں۔

نور ایک لمحے کے لیے وہیں جمی رہ گئی

خالص حیرت۔

یہ کیوں بار بار خود معذرت کر رہا ہے...

جبکہ غلطی تو صاف میری تھی؟

وہ ہلکی سی آہ بھرتے ہوئے نظریں جھکا گئی، اور بغیر کچھ کہے اُس کے پاس سے گزر گئی۔

پیچھے، زویار نے ایک گہری سانس لی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تب جا کر اُسے احساس ہوا کہ وہ کب سے سانس روکے کھڑا تھا۔

نور جیسے ہی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی، وہ بشریٰ بیگم کو سلام کرنے ہی والی تھی کہ اچانک زینب صوفے سے اُٹھی اور تیزی سے اُس کی طرف بڑھی، اُسے مضبوطی سے گلے لگا لیا۔

"آخر کار آ گئی!" زینب نے ڈرامائی انداز میں کہا۔

"میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں!"

نور ہلکے سے ہنس پڑی، پھر اُسے واپس گلے لگایا اور نرمی سے خود کو الگ کیا۔

"کم از کم مجھے سب کو سلام تو کرنے دو،" اُس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ بشریٰ بیگم کی طرف بڑھی اور ادب سے سلام کیا۔

"السلام علیکم، آنٹی۔ آپ کو بہت بہت مبارک ہو۔"

"وعلیکم السلام، نوری!" بشریٰ نے ماں جیسی شفقت کے ساتھ جواب دیا۔

"بہت شکریہ۔ کیسی ہو؟ میں اور زینب کب سے تمہارا انتظار کر رہے تھے۔"

اُن کی آواز میں خلوص تھا، اپنائیت تھی، ایسی محبت جو دل کو چھو جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سوری، آنٹی،" نور نے ندامت سے کہا۔

"وہ... کوئی چھوڑنے والا نہیں تھا، اس لیے ذرا دیر ہو گئی۔"

بشریٰ سمجھداری سے مسکرا دیں۔

"کوئی بات نہیں،" انہوں نے نرمی سے کہا۔

"اب ذرا دیر سے جانا میں تمہاری امی سے بھی بات کر لوں گی۔"

''شکریہ، آنٹی،'' نور نے دھیمی آواز میں کہا۔

بشریٰ کے ساتھ کھڑی ایک اور خاتون کی طرف نور نے مؤدبانہ رخ کیا۔

''السلام علیکم۔''

''وعلیکم السلام، بیٹا،'' خاتون نے محبت سے جواب دیا۔

بشریٰ بیگم مسکرائیں اور تعارف کروایا۔

''یہ صرف میری بیٹی کی بہترین دوست نہیں ہے،'' انہوں نے شفقت سے کہا،

''سمجھو میری دوسری بیٹی ہے۔''

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر مزید کہا،

''اور بیٹا، یہ میرے شوہر کے دوست کی اہلیہ ہیں۔''

سب نے ایک دوسرے کو مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا۔

زینب نے خوشی سے تالیاں بجائیں۔

''بس! اب نور میرے ساتھ بیٹھے گی!''

وہ نور کو کھینچ کر اپنے ساتھ صوفے پر لے گئی۔

دونوں ساتھ بیٹھ گئیں، دھیمی آواز میں باتیں، ہلکی ہنسی، چھوٹی چھوٹی باتوں پر مسکرانا۔

چونکہ اندر صرف خواتین تھیں، نور نے آہستگی سے اپنا نقاب اُتار کر ایک طرف رکھ دیا۔

اُس شام پہلی بار

اُسے ذرا سا ہلکا پن محسوس ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کچھ ہی دیر بعد، انگوٹھیاں پہنائی گئیں۔

عائشہ بیگم نہایت وقار کے ساتھ زینب کے پاس بیٹھیں اور نرمی سے اُس کی تیسری انگلی میں سنہری ہیرے کی انگوٹھی پہنائی۔ اُن کے لبوں پر گرمجوش مسکراہٹ تھی۔ انہوں نے محبت

سے زینب کی پیشانی چومی اور اُس کے کان میں اُس کی خوشی، کامیاب مستقبل اور بابرکت زندگی کے لیے دل سے نکلی دعائیں سرگوشی میں کہہ دیں۔

پھر ایک چھوٹا سا چمچ تھامے ہوئے، انہوں نے زینب کو مٹھائی کھلائی اور نرمی سے پوچھا،

"کون سی پسند ہے، بیٹا؟"

زینب نے جس مٹھائی کی طرف اشارہ کیا، عائشہ بیگم نے وہی اُسے کھلا دی۔ اُن کی آنکھوں میں ممتا، فخر اور اپنائیت صاف جھلک رہی تھی۔

کمرے میں موجود دوسری خواتین بھی آگے بڑھیں کسی نے مٹھائی پیش کی، کسی نے تحفہ دیا، کسی نے سلامی کا لفافہ تھمایا۔ ہر عمل میں دعا شامل تھی، ہر مسکراہٹ میں خلوص۔ ہنسی،

Clubb of Quality Content

باتوں اور ہلکی تال ोंयाि کی آواز نے پورے ڈرائنگ روم کو ایک خوشگوار، جشن آمیز شور سے بھر دیا۔

اسی دوران، مردوں کے حصے میں بھی یہی روایت نہایت احترام اور وقار کے ساتھ ادا کی گئی۔

زینب کے والد نے کامران کے ہاتھ میں ایک مخملی ڈبہ تھمایا، جس کے اندر پلاٹینم کی انگوٹھی رکھی ہوئی تھی۔ کامران نے احتیاط سے ڈبہ کھولا اور خود اپنے ہاتھ میں انگوٹھی پہن لی۔ اُس کی حرکات پُر سکون تھیں، مگر اُس لمحے کی اہمیت اُس کے انداز سے صاف جھلک رہی تھی۔

Clubb of Quality Content!

اُسے بھی مٹھائی پیش کی گئی۔ وہاں موجود بزرگوں نے محبت سے کھلائی، مسکرا کر سلامی دی، اور دل سے دعائیں دیں۔ مہمان باری باری آگے آتے رہے، چھوٹے تحفے دیے، مبارکبادیں دیں، اور فضا نیک تمناؤں، قہقہوں اور خوشیوں سے لبریز رہی۔

جب کھانا کھولا گیا تو فضا بریانی، باربی کیو اور کباب کی تازہ اور دل کو لبھانے والی خوشبوؤں سے بھر گئی۔ میٹھے پکوان قطار سے سجے تھے، جن میں سب سے خاص، خوشبودار اور کریمی کھیر تھی، جو دیکھتے ہی دل کو ایک مانوس سی گرمی عطا کر رہی تھی۔

جیسے جیسے تقریب اپنے اختتام کی طرف بڑھنے لگی، مہمان آہستہ آہستہ رخصت ہونے لگے۔ جاتے ہوئے دعائیں دیتے، مبارکبادیں کہتے، اور خوشی کے ان لمحات کو اپنے ساتھ سمیٹتے چلے گئے۔

عائشہ بیگم نے ایک چھوٹا سا لفافہ اپنے ہاتھ میں لیا اور خاموشی سے بشریٰ کی طرف بڑھا دیا۔

بشریٰ نے حیرت سے دیکھا، پھر آہستہ سے لفافہ کھولا اندر نقد رقم تھی۔ وہ چونک گئیں۔

"یہ کیوں...؟"

عائشہ بیگم نے نہایت نرمی سے مسکراتے ہوئے کہا،

"کامران اور میں نے فیصلہ کیا تھا کہ ہم آپ پر کوئی بوجھ نہیں ڈالیں گے۔ ہم چاہتے تھے سب کچھ سادہ ہو۔

پھر بھی، میں جانتی ہوں کہ آپ کی ایک ہی اولاد ہے اور آپ نے اُس کے لیے بڑے خواب دیکھے ہیں۔ زینب کی بھی اپنی خواہشیں ہیں۔ ہم کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالنا چاہتے تھے اس لیے یہ ہماری طرف سے تقریب کے لیے آدھی رقم ہے۔"

بشریٰ نے حیرت اور تذبذب کے عالم میں سر ہلا دیا۔

"نہیں... نہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہم سب سنبھال سکتے ہیں، یہ کوئی بوجھ نہیں تھا۔"

عائشہ بیگم کا لہجہ نرم تھا، مگر اُس میں پختگی تھی۔

"نہیں، بشریٰ، میں یہ واپس نہیں لوں گی۔ یہ میری خواہش ہے۔ زینب میری بیٹی ہے، اُس سے پہلے کہ وہ بہو بنے۔ اور یہ رقم میری نہیں ہے۔ یہ اُس کے ہونے والے شوہر، کامران کی

طرف سے ہے۔ وہ فری لانسنگ کرتا ہے، ایمانداری سے کماتا ہے یہ اُس کا تحفہ ہے، اور میں چاہتی ہوں کہ آپ اسے قبول کریں۔"

بشریٰ کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ اس خلوص نے اُن کے دل کو چھو لیا۔ انہوں نے عاجزی کے ساتھ لفافہ قبول کر لیا۔

مہمانوں کے جانے کے بعد، دونوں خاندان ڈرائنگ روم میں اکٹھے بیٹھ گئے۔ ہلکی چائے کے ساتھ گفتگو شروع ہوئی، قہقہے گونجنے لگے، پرانی یادیں تازہ ہو گئیں۔

مسٹر سکندر اور مسز سکندر، مسٹر ریحان اور مسز ریحان، اور عائشہ بیگم اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ ایک دوسرے سے خوش دلی سے باتیں کرتے رہے۔

اسی دوران، عائشہ بیگم نے موقع پا کر آسیہ کا تعارف کروایا۔

"یہ میرے شوہر کے دوست کی اہلیہ ہیں،" انہوں نے نرمی سے کہا،

"ہم بہت قریب ہیں، اور ان کو ہمارے خاندان کا حصہ ہی سمجھیں"

اسی لمحے، زینب چند کزنز کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی، اپنی بات پکی کے لباس میں ملبوس۔ اُس نے سب کو مؤدبانہ سلام کیا، اور اُس کی نظریں لاشعوری طور پر کمرے میں گھوم گئیں۔

اور پھر

اُس کی نظر اُس پر جا ٹھہری۔

اُس کا منگیتر۔

اُس کا سینئر۔

اُس کا سوسائٹی ہیڈ۔

وہ شخص جسے وہ اب تک کامران بھائی کے نام سے جانتی تھی۔

اُس کے منہ سے ایک مدھم سی ہانک نکل گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عائشہ بیگم اُٹھیں اور نرمی سے اپنی بیٹی کو کامران کے پاس صوفے پر بٹھا دیا۔اُن کے پیچھے سنہری روشنیاں اب بھی دھیرے دھیرے جگمگا رہی تھیں

بات پکی۔

دونوں نے ایک دوسرے سے مناسب فاصلہ رکھتے ہوئے بیٹھنے کی کوشش کی۔

کافی دیر تک کوئی کچھ نہ بول سکا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دونوں حیران تھے۔

دونوں جھجک میں مبتلا۔

زینب کے ہاتھ اُس کی گود میں سلیقے سے رکھے تھے،انگلیاں نرمی سے آپس میں الجھی ہوئی۔

کامران کے ہاتھ بھی آپس میں بندھے ہوئے تھے،انگلیاں ہلکا سا دباؤ ڈال رہی تھیں۔

گالوں پر ہلکی سی سرخی تھی۔

نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

فضا میں ایک نرم سا تناؤ معلق تھا۔

کمرے کے ایک کونے سے زینب کی چند کزنز خاموشی سے تصویریں لے رہی تھیں، اُس لمحے کی نازک گھبراہٹ کو قید کرتے ہوئے۔

یہ لمحہ جیسے وقت میں تھم سا گیا ہو

دونوں ایک دوسرے سے باخبر،

دل خاموشی سے تیز دھڑکتے ہوئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نور زینب کے کمرے میں بیٹھی اپنی ماں سے فون پر دھیمی آواز میں بات کر رہی تھی۔ ماں نے اُس کا حال پوچھنے کے لیے فون کیا تھا، اور نور جانتی تھی کہ ڈرائنگ روم میں صرف ریحان

انکل کے قریبی دوست، اُن کی بیویاں اور بچے موجود ہیں۔ وہ وہاں جانا نہیں چاہتی تھی؛ اتنے اجنبی چہروں کے درمیان جانا اُسے بے حد عجیب لگ رہا تھا۔ اس لیے وہ وہیں رُکی رہی۔

کچھ دیر بعد نور کا بھائی، اسد، آ گیا۔

نور اُٹھی، اپنا حجاب اور نقاب درست کیا، پرس اُٹھایا، اور جانے کی تیاری کرنے لگی۔

دروازے پر رُکی تو زینب کی چند کزنز نظر آئیں۔

"کیا زینب ایک لمحے کے لیے آسکتی ہے؟" نور نے مؤدبانہ انداز میں پوچھا۔

وہ اندر چلی گئیں اور پوچھ کر واپس آئیں۔

"وہ اس وقت مصروف ہے... اور آنٹی بشریٰ آپ کو بھی اندر بلا رہی ہیں،" اُن میں سے ایک نے بتایا۔

نور نے ہلکی سی آہ بھری۔

Clubb of Quality Content

اُف۔۔۔۔ یہ کتنا اکورڈ ہو گا۔

اُس نے آخری بار حجاب اور نقاب درست کیا، گہری سانس لی، اور ڈرائنگ روم میں قدم رکھا۔

''السلام علیکم!'' اُس نے گرمجوشی سے کہا۔

بشریٰ بیگم فوراً اُس کی طرف بڑھیں، ماں جیسی محبت کے ساتھ مسکراتی ہوئیں۔

''یہ میری دوسری بیٹی ہے، اور زینب کی بہترین دوست،'' انہوں نے شفقت سے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نور نے بس ایک لمحے کے لیے نظریں اُٹھائیں اور ٹھٹھک گئی۔

کمرے کے دوسرے سرے پر کسی کی سبز سنہری آنکھیں بھی اُسی لمحے اُٹھیں۔

وہ فوراً نظریں چرا گئی۔

مگر پھر اُس کی نظر گھوم گئی اور اُس نے زینب کو دیکھا۔

اور اُس کے ساتھ بیٹھے تھے...

کامران بھائی۔

نور نے بمشکل اپنے لبوں سے نکلنے والی ہانک کو روکا۔ دل ایک لمحے کو زور سے دھڑک اُٹھا۔

زینب اور نور کی نظریں ملیں ایک مختصر، مگر معنی خیز نظر۔

دونوں خاموشی سے سمجھ گئیں:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بعد میں بات کریں گے... شاید یونیورسٹی میں یا پھر فون پر۔

نور نے خود کو سنبھالا اور قدرے جلدی میں، مگر مؤدبانہ لہجے میں بولی،

"آنٹی، میرا بھائی آگیا ہے، تو میں اب جا رہی ہوں، ٹھیک ہے؟ اللہ حافظ!"

"اللہ حافظ، نوری!" بشریٰ نے محبت سے کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹا، اللہ حافظ۔ خیال رکھنا، اور گھر پہنچ کر زینب کو میسج کر دینا،"

انہوں نے اُسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

نور نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ گلے کا جواب دیا اور خاموشی سے باہر نکل گئی۔ اُس کا دل اب بھی تیز دھڑک رہا تھا، اور ذہن اُن سب مناظر سے بھرا ہوا تھا جو اُس نے ابھی دیکھے تھے۔

گھر پہنچتے ہی، جیسے ہی نور اندر داخل ہوئی، اُس کی ماں کی ناگواری بھری نگاہوں سے سامنا ہوا۔

"وقت دیکھا ہے؟ گیارہ بج رہے ہیں!" ماں نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہیں رات بھی گزار لیتی... اب آنے کی کیا ضرورت تھی؟ ویسے بھی پردہ کرتی ہو اور رات گیارہ بجے گھر میں داخل ہو رہی ہو!"

"امی... میں دوست کے گھر گئی تھی، میں نے اپ کو بتایا تو تھا اپ سے اجازت لی تو تھی اور زینب کی امی نے تو اپ کو بتایا تھا کہ دیر ہو جائے گی" نور نے نرمی سے جواب دیا، پورا ادب سمیٹے ہوئے۔

"اور آپ تو اُسے اسکول کے زمانے سے جانتی ہیں،" اُس نے امید کے ساتھ اضافہ کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مگر اُس کے الفاظ کے جواب میں صرف زہر تھا ایسی تنقید جو اُس کے دل کے ہر کونے میں اُتر گئی۔

یہی وجہ تھی کہ وہ اب کھل کر ہنستی نہیں تھی۔

یہی وجہ تھی کہ مسکرانا اور خوش ہونا اُس کے لیے مشکل ہو گیا تھا۔

جب بھی وہ خوشی کے کسی لمحے کو چھونے کی کوشش کرتی، خاندان کی طرف سے کوئی نہ کوئی سخت جملہ یا تکلیف دہ رویہ اُس خوشی کو چھین لیتا۔

اور اُن لمحوں میں، خوشی ٹوٹ جاتی

بس اداسی اور درد باقی رہ جاتا۔

ایک خاموش آہ کے ساتھ، نور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اُس نے کپڑے بدلے، عشاء کی نماز ادا کی، اور بستر پر لیٹ گئی۔

صرف نیند میں اُسے سکون ملتا تھا۔

صرف نیند میں اُس کے دل کو قرار آتا تھا۔

کمرے کے باہر کی دنیا سخت الفاظ، ڈانٹ، اور مسلسل تناؤ یہاں اُس تک نہیں پہنچ سکتے تھے۔

Clubb of Quality Content

چند قیمتی گھنٹوں کے لیے، وہ بس خود ہو سکتی تھی۔

ہفتہ اور اتوار خاموشی سے گزر گئے۔

پیر کے دن، نور اور زینب نے فیصلہ کیا کہ وہ یونیورسٹی میں مل کر ٹھیک سے بات کریں گی۔ وہ باغ کے ایک پُر سکون گوشے میں جا بیٹھیں، نرم گھاس پر۔ دھوپ گرم تھی مگر تیز نہیں، اور ہلکی سی ہوا چل رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

باتیں شروع ہی ہوئی تھیں کہ نور اچانک خوشی سے چیخ اٹھی، تقریباً اچھل پڑی۔

"اللہ!!! کامران بھائی سے تمہاری منگنی ہو گئی!

سچ میں، میرے منہ سے تو چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی تھی!" نور نے ڈرامائی انداز میں ہاتھ اُچھالتے ہوئے کہا۔

زینب اپنی بہترین دوست کے مبالغہ آمیز ردِ عمل پر ہنس پڑی۔

"اللہ نور، میں تمہیں کیا بتاؤں!" زینب بولتی چلی گئی، آنکھیں اب بھی حیرت سے پھیلی ہوئی تھیں۔

"تم سے زیادہ تو میں شاکڈ تھی! اور میری امی اور اُن کی امی بھی دوست ہیں... مطلب... بھائی، واہ!"

"اُن کی؟ کن کی؟" نور نے بھنویں اُچکاتے ہوئے شرارت سے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زینب نے آنکھیں گھما کر گہری سانس لی۔

"حد ہے یار! کیا ہے...اُن کی ہی کہوں نا... عجیب!"

نور ہلکے سے ہنسی اور سر ہلا دیا۔

دونوں لڑکیاں پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں، دھوپ کی گرمی اور دوستی کے سکون کو محسوس کرتے ہوئے۔ وہ کھل کر باتیں کرتی رہیں، اور اُن کی آوازیں پتوں کی ہلکی سی سرسراہٹ میں گھلتی چلی گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842